السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری مشکل یہ ہے کہ میں نماز میں حرکت بہت کرتا ہواور میں نے ایک حدیث سنی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص نماز میں تین بار حرکت کرے اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟ نماز میں میں فضول حرکتوں سے نجات کی کیا سبیل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت یہ ہے کہ مومن نماز کو پوری توجہ انہماک اور قلب وبدن کے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے خواہ نماز فرض پڑھ رہا ہو یا نفل پر کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

قَدۡ أَفۡلَحَ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ١ ٱلَّذِينَ هُمۡ فِي صَلَاتِهِمۡ خَٰشِعُونَ ٢ ... سورة المؤمنون

بے شک ایمان والوں کامیاب ہوگئے جو نماز میں عجز نیاز کرتے ہیں۔"

نماز بہت اطمینان اور سکون سے ادا کرنی چاہیئے کیونکہ یہ نماز بہت اہم ارکان وفرائض میں سے ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا تھا جس نے نماز کو خراب طریقے سے پڑھا اور اطمینان وسکون سے نہیں پڑھا تھا کہ :

(ارجع فصل فانک لم تصل) (صحیح بخاری)

واپس لوٹ جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ تین بار ایسے ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا۔

(فرجع فصلي، ثم جاء فسلم. فقال " وعليك السلام فارجع فصل، فإنك لم تصل ". فقال في الثانية أو في التي بعدها علمني يا رسول الله. فقال " إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم استقبل القبلة فكبر، ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن، ثم اركع حتى تطمئن راكعا، ثم ارفع حتى تستوي قائما، ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا، ثم ارفع حتى تطمئن جالسا، ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا، ثم ارفع حتى تطمئن جالسا، ثم افعل ذلك في صلاتك كلها ") (صحیح بخاری)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اس ذات کی قسم !جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے میں اس سے اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھ سکتا لہذا مجھے سکھا دیجیے "تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کر و خوب اچھے طریقے سے وضوء کرو پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہو اور جو آسانی سے ممکن ہو قرآن پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور نہایت اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو اور نہایت اطمینان سے سجدہ کرو اور ساری نماز اسی طرح اطمینان سے ادا کرو۔ "ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ :

(ثم اقرا بام القرآن وبما شاء اللہ)

''پھر ام القرآن (سورة فاتحہ) اور جو اللہ چاہے پڑھو۔''

یہ صحیح حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ طمانینت نماز کا رکن اور فرض عظیم ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی جو شخص نماز میں ٹھونگیں مارے اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ خشوع وخضوع تو نماز کا خلاصہ اور نماز کی روح ہے لہزا مومن کو چاہیئے کہ وہ نماز مین غشوع وخضوع کے منافی تین حرکتوں سے نماز باطل ہوجاتی ہے اس کا ذکر نبی کی کسی حدیث میں نہیں یہ بعض اہل علم کی بات ہے جس کی بنیا دکسی قابل اعتماد دلیل پر نہیں ہے ہاں البتہ نماز میں فضول حرکتیں مثلاًناک میں انگلی ڈالنا داڑھی کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا اور کپڑوں کے ساتھ کھیلنا وغیرہ مکروہ ہے اور اگر اس طرح کی فضول حرکات کثرت اور تسلسل کے ساتھ ہوں تو ان سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر حرکتیں ایسی ہوں جنہیں عرف میں قلیل سمجھا جاتا ہو یا حرکتیں کثیر ہوں لیکن مسلسل نہ ہون تو ان سے نماز باطل تو نہ ہوگی لیکن مومن کے لئے حکم شریعت یہ ہے کہ وہ خشوع وخضوع کا اہتمام کرے فضول حرکات کو چھوڑ دے خواہ وہ قلیل ہوں یا کثیر تا کہ اس کی نماز تمام وکمال درجہ کی نماز ہو۔ وہ دلائل جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل اور حرکات قلیلہ سے نماز باطل نہیں ہوتی نیز متفرق اور غیر مسلسل عمل وحرکت سے بھی نماز باطل نہیں ہوتی ان میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت یہ حدیث بھی ہے کہ :

(انہ فتح الباب یوما لعائشة وھو یصلی) (سنن ابی داود)

آپ نے ایک دن نماز پڑھتے ہوئے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دروازہ کھول دیا تھا نیز حضرت ابو قتادہ سے مروی حدیث ثابت ہے کہ :

(انہ صلی ذات یوم بالناس وہو حامل امامۃ بنت زینب فکان اذا سجد وضعہا واذا قام حملہا) (صحیح بخاری)

ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اٹھا کر لوگوں کو نماز پڑھائی آپ جب سجدہ میں جاتے تو انہیں بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص373

محدث فتویٰ